کیا امام اعظم رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کو مؤمن نہیں سمجھتے تھے؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر FSD-9898 تاریخ: 04-04-2026

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا نبی کریم صَلَّى الله تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کے والدین مؤمن تھے؟ زید کا کہنا ہے کہ امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَةُ الله تَعَالٰى عَلَيْه کے نزدیک مؤمن نہیں تھے۔ کیا زید کی یہ بات درست ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

نبی کریم صَلَّى الله تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کے ابوین کریمین رَضِیَ الله تَعَالٰى عَنْهُمَا کے ایمان کے متعلق اہلِ سنت کا مسلک یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام سے لے کر حضرت عبد اللہ رَضِیَ الله تَعَالٰى عَنْه تک اور حضرت حوا رَضِیَ الله تَعَالٰى عَنْهَا سے لے کر حضرت آمنہ رَضِیَ الله تَعَالٰى عَنْهَا تک آپ صَلَّى الله تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کے سلسلۂ نسب میں جس قدر آباء اور امہات ہیں، وہ سب موحد (توحید پرست) و مؤمن تھے، جس کا ثبوت قرآن و سنت میں موجود ہے، یہی اہلسنت کا مؤقف اور اسی پر امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَةُ الله تَعَالٰى عَلَيْه قائم تھے۔

اور جو قول امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَةُ الله تَعَالٰى عَلَيْه کی طرف منسوب کیا جاتا ہے، وہ درست نہیں ہے، جس کے علمائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام نے متعدد جوابات دیئے ہیں، جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

(1) یہ قول امامِ اعظم رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نہیں ہے، کیونکہ جس کتاب میں یہ قول مذکور ہے، وہ امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہ سے منقول مستند نسخوں میں نہیں ہے، بلکہ وہ ابو حنیفہ محمد بن یوسف بخاری کا نسخہ ہے، تو یہ خاص اس نسخے کی غلطی ہے، نہ کہ امام اعظم کا مذہب۔

(2) اور اگر اس قول کی نسبت امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف درست مان بھی لی جائے، تو اس عبارت میں کاتب کی طرف سے تحریف کی یا ہو گئی ہے، اصل عبارت میں لفظ "ما" دو مرتبہ ہے، یعنی اصل عبارت یوں تھی: ووالدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما ماتا علی الکفر" یعنی رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے والدین کریمین کفر پر فوت نہیں ہوئے، اور کاتب نے یہ سمجھ کر کہ یہاں لفظ "ما" دو مرتبہ ہے، اس نے ایک "ما" کو حذف کر دیا۔

(3) اور اگر اس قول کی نسبت امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف درست مان بھی لی جائے، تو علمائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام اس کا ایک جواب یوں بھی دیتے ہیں کہ اس قول سے امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مراد یہ تھی کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے والدین کریمین نے زمانہ کفر میں توحید پر وفات پائی، یہ مراد نہیں تھی کہ معاذاللہ وہ کفر کی حالت میں فوت ہوئے۔

جزئیات

حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے والدین کے ایمان کا ثبوت:

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ تَقَلُّبَكَ فِی السّٰجِدِیْنَ﴾ ترجمہ کنز العرفان: "اور (اللہ پاک) نمازیوں میں تمہارے دورہ فرمانے کو (دیکھتا ہے)۔"

(پارہ 19، سورۃ الشعراء، آیت 219)

مذکورہ آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیر خازن، تفسیر مدارک، تفسیر صاوی اور تفسیر کبیر میں ہے:

واللفظ للآخر: "معناہ: انہ ینقل روحہ من ساجد الی ساجد --- فالآیۃ دالۃ علی ان جمیع آباء محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کانوا مسلمین" ترجمہ: اس آیتِ مبارکہ کا معنی یہ ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی روح مبارک سجدہ کرنے والوں سے سجدہ کرنے والوں کی طرف منتقل ہوتی

رہی۔۔۔لہٰذا یہ آیت مبارکہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے تمام آباء واجداد مسلمان تھے۔

(التفسیر الکبیر، جلد13، صفحہ32، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت)

اسی آیت کے تحت شیخ القرآن مفتی محمد قاسم قادری دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ لکھتے ہیں: "اس آیت میں ساجدین سے مومنین مراد ہیں اور معنی یہ ہیں کہ حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور حضرت حوا رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْھَا کے زمانے سے لے کر حضرت عبد اللہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ اور حضرت آمنہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْھَا تک مومنین کی پشتوں اور رحموں میں آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دورے کو ملاحظہ فرماتا ہے۔اس سے ثابت ہوا کہ حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تک آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے تمام آباء واجداد سب کے سب مومن ہیں۔"

(تفسیر صراط الجنان، جلد07، صفحہ169، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ﴾ ترجمہ کنز الایمان: "اے ایمان والو! مشرک نرے ناپاک ہیں۔"

(القرآن الکریم، پارہ10، سورۃ التوبہ، آیت28)

مذکورہ آیت مبارکہ کے متعلق امام قسطلانی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں: "ومما يدل على أن آباء محمد صلى الله عليه وآله وسلم ما كانوا مشركين قوله عليه السلام: لم أزل أنقل من أصلاب الطاهرين إلى أرحام الطاهرات، وقال تعالى ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ﴾فوجب أن لا يكون أحد من أجداده مشركا " ترجمہ: جن دلائل سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے والدین مشرک نہ تھے، ان میں سے ایک حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا یہ فرمان عالیشان بھی ہے کہ میں ہمیشہ پاک پشتوں سے پاک رَحموں میں منتقل ہوتا رہا اور اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: اے ایمان والو! مشرک نِرے ناپاک ہیں، تو لازمی طور پر ثابت ہوا کہ **آقا صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے آباء واجداد میں سے کوئی بھی مشرک نہ تھا۔**

(المواہب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ، جلد01، صفحہ105، المکتبۃ التوفیقیہ، مصر)

مذکورہ عبارت کی شرح میں امام زرقانی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں: "لم يتقدم لوالديه صلى الله عليه وآله وسلم شرك، وكانا مسلمين، لأنه صلى الله عليه وآله وسلم انتقل من الأصلاب الكريمة إلى الأرحام الطاهرة، لا يكون ذلك إلا مع الإيمان بالله تعالى" ترجمہ: رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے والدین مشرک نہیں تھے، بلکہ وہ مسلمان تھے، کیونکہ حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پاک پشتوں سے پاک رَحموں کی طرف منتقل ہوئے اور یہ اللہ پاک پر ایمان کے بغیر نہیں ہو سکتا۔

(شرح الزرقانی علی المواهب اللدنیہ، جلد01، صفحہ 327، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

جامع الصغیر للسیوطی، مصنف ابن ابی شیبہ، کنز العمال، السراج المنیر، جمع الجوامع، اشعۃ اللمعات، الوفا باحوال المصطفیٰ لابن جوزی، اور دلائل النبوۃ للبیہقی میں ہے: واللفظ للآخر:

"عن انس بن مالك رضي الله عنه، قال: خطب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقال: انا محمد بن عبد الله بن عبد المطلب بن هاشم بن عبد مناف بن قصي بن كلاب بن مرة بن كعب بن لؤي بن غالب بن فهر بن مالك بن النضر بن كنانة بن خزيمة بن مدركة بن الياس بن مضر بن نزار، وما افترق الناس فرقتين الا جعلني الله في خيرهما فاخرجت من بين ابوين فلم يصبني شيئ من عهر الجاهلية وخرجت من نكاح ولم اخرج من سفاح من لدن اٰدم حتى انتهيت الى ابي وامي فانا خيركم نفسا وخيركم ابا"

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا: میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لؤی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار۔ اور جب بھی لوگ دو گروہوں (خیر اور شر) میں تقسیم ہوئے، تو اللہ نے مجھے بہتر (خیر والے) گروہ میں رکھا۔ میں اپنے والدین سے ایسے پیدا ہوا کہ جاہلیت کی بدکاری میں سے کوئی چیز مجھے نہ پہنچی اور میں حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے لے کر اپنے والدین تک میں بدکاری سے پاک، خالص نکاح سے پیدا ہوا اور میں اپنی ذات اور اپنے باپ کے اعتبار سے تم سب سے بہتر ہوں۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی، جلد01، صفحہ 174،175، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے والدین کریمین نجات یافتہ (جنتی) ہونے کے

متعلق امام جلال الدین سیوطی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں: ”الحکم فی ابوی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انھما ناجیان ولیسا فی النار صرح بذلک جمع من العلماء“ ترجمہ: رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے والدین کے متعلق حکم یہ ہے کہ وہ نجات یافتہ ہیں، جہنمی نہیں ہیں، اس کی تصریح علماء کرام کی ایک جماعت نے کی ہے۔ (الحاوی للفتاوی، جلد02، صفحہ191، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

علامہ علی قاری حنفی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ شرح الشفاء میں لکھتے ہیں: ”وأما إسلام أبويه --- والأصح إسلامهما على ما اتفق عليه الأجلة من الأئمة كما بينه السيوطي في رسائله الثلاث المؤلفة“ ترجمہ: اور بہر حال رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے والدین کا مسلمان ہونا، تو زیادہ صحیح قول یہی ہے کہ وہ مؤمن تھے، اسی پر اجلہ ائمہ کا اتفاق ہے، جیسا کہ علامہ سیوطی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اپنے تین رسالوں میں بیان کیا ہے۔

(شرح الشفاء، جلد01، الباب الرابع، صفحہ605، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

نبی پاک صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے والدین کے زندہ ہو کر حضور پر ایمان لانے کے متعلق

خطیب بغدادی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی السابق واللاحق، البدایہ والنہایہ، المواھب اللدنیہ، ذخائر العقبیٰ، المستدرك على الصحيحين اور کشف الخفاء میں ہے: واللفظ للآخر: ”عن عائشة رضي الله تعالى عنها: أن الرسول صلى الله عليه وآله وسلم سأل ربه أن يحيي أبويه فأحياهما له ثم آمنا به“ ترجمہ: حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے کہ حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے سوال کیا کہ وہ حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے والدین کو زندہ فرمائے، تو اللہ پاک نے انہیں زندہ فرمایا اور وہ حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر ایمان لائے۔

(کشف الخفاء، جلد01، صفحہ71، مطبوعہ المکتبۃ العصریہ، المصر)

مذکورہ روایت کے متعلق امام ابن حجر مکی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں: ”حديث احياء امه حتى امنت، رواه جماعة و صححه بعض الحفاظ“ ترجمہ: رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی والدہ

محترمہ کے زندہ ہو کر ایمان لانے والی روایت کو محدثین کرام کی ایک جماعت نے روایت فرمایا ہے اور متعدد حفاظ الحدیث نے اس حدیثِ پاک کو صحیح قرار دیا ہے۔

(اشرف الوسائل الی فهم الشمائل، صفحه 252، مطبوعه دار الکتب العلمیه، بیروت)

اس روایت کے متعلق امامِ اہلسنت سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں: "حدیث احیاء کی غایت ضعف ہے، کما حققه خاتم الحفاظ الجلال السیوطی اور حدیث ضعیف درباره فضائل مقبول کما حققناه بما لا مزید علیه فی رسالتنا الهاد الکاف فی حکم الضعاف، بلکہ امام ابن حجر مکی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے ارشاد فرمایا: متعدد حفاظ نے اس کی تصحیح کی۔"

(فتاوی رضویه، جلد 30، صفحه 286، رضا فاؤنڈیشن، لاهور)

سوال میں ذکر کردہ قولِ امام کے جوابات:

(1) جس کتاب میں یہ عبارت مذکور ہے، وہ نسخہ ابو حنیفہ، امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نہیں ہیں، بلکہ وہ بخارہ میں رہنے والا ابو حنیفہ نامی شخص کا نسخہ ہے، اس کے متعلق علامہ سید احمد طحطاوی حنفی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ حاشیہ طحطاوی علی در مختار میں، امامِ اہلسنت اعلی حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ "المعتقد المنتقد" کے حاشیہ میں اور شیخ ابراہیم بیجوری رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ شرح جوهرة التوحید میں اور علامہ ابن حجر مکی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ الفتاوی لابن حجر میں لکھتے ہیں: والنظم للاول: "وما فی الفقه الأکبر من أن والدیه صلی اللہ علیه و آله وسلم ماتا علی الکفر فمدسوس علی الإمام ویدل علیه أن النسخ المعتمدة منه لیس فیها شیء من ذلک، قال ابن حجر المکی فی فتاواه: والموجود فیها ذلک لأبی حنیفة محمد بن یوسف البخاری لا لأبی حنیفة النعمان بن ثابت الکوفی" ترجمہ: فقہِ اکبر کی جس عبارت میں یہ مذکور ہے کہ حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے والدین کا انتقال کفر کی حالت میں ہوا، یہ امامِ اعظم رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ پر تہمت ہے، اس کے تہمت ہونے پر یہ بات بھی دلالت کرتی ہے کہ فقہِ اکبر کے معتبر و معتمد نسخوں میں یہ عبارت موجود نہیں ہے، **علامہ ابن حجر مکی** رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ **اپنے فتاوی میں فرماتے ہیں: جس نسخے میں یہ عبارت موجود ہے، وہ کتاب ابو حنیفہ محمد بن یوسف بخاری کی ہے، نہ کہ**

امامِ اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رَحۡمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ کی ہے۔

(حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار، جلد 4، صفحہ 278، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

(2) مذکورہ کتاب کی اصل عبارت میں تحریف کی گئی ہے، جیسا کہ حافظ محمد مرتضی زبیدی رَحۡمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ کے حوالے سے العالم والمتعلم کے مقدمہ میں مذکور ہے: "إن الناسخ لما رأى تكرر "ما" في "ما ماتا" ظن أن إحداهما زائدة فحذفها فذاعت نسخته الخاطئة" ترجمہ: جب کاتب نے "ما ماتا" میں لفظِ ما کو تکرار کے ساتھ دیکھا، تو اس نے سوچا شاید ان میں سے ایک حرف زیادہ ہے، لہٰذا اُس نے اسے ختم کر دیا اور غلط نسخہ شائع ہو گیا۔

(العالم والمتعلم، صفحہ نمبر 7، مطبوعہ مطبعۃ الانوار، القاهرہ)

اہل تحقیق نے فقہ اکبر کے اصلی نسخے تلاش فرمائے، جس کے بعد واضح ہوا کہ اصل نسخوں میں عبارت یوں ہے: " ما ماتا علی الکفر "یعنی لفظ "ما" دو مرتبہ مذکور ہے، اس کے متعلق **حافظ محمد مرتضی زبیدی** رَحۡمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ کے حوالے سے **العالم والمتعلم** کے مقدمہ میں مذکور ہے:" وانی بحمداللہ رایت لفظ (ما ماتا) فی نسختین بدارالکتب المصریه قدیمین کما رأی بعض اصدقائی " ترجمہ: اور میں نے الحمد للہ دار الکتب المصریہ میں فقہ اکبر (کتاب) کے دو قدیم نسخوں میں " ما ماتا " کے الفاظ دیکھے، جیسا کہ میرے بعض دوستوں نے بھی اس بات کو ملاحظہ فرمایا۔

(العالم والمتعلم، صفحہ نمبر 7، مطبوعہ مطبعۃ الانوار، القاهرہ)

(3) اگر یہ قول امام اعظم رَحۡمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ کا مان بھی لیا جائے، تو اس سے آپ رَحۡمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ کی مراد رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے والدین کا زمانہ کفر میں توحید پر وفات پانا ہے، جیسا کہ علامہ آلوسی رَحۡمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ تفسیر روح المعانی میں، علامہ سید احمد طحطاوی حنفی رَحۡمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ حاشیۃ الطحطاوی علی در مختار میں اور امامِ اہلسنت اعلی حضرت امام احمد رضا خان رَحۡمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ المعتقد المنتقد کے حاشیہ میں لکھتے ہیں: والنظم للاول:" أنهما ماتا موحدين في زمن الكفر، وعليه

يحمل كلام الإمام أبي حنيفة رضي الله تعالى عنه إن صح" ترجمہ: رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے والدین زمانہ کفر میں توحید پر اس دنیا سے گئے، اسی پر امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا کلام محمول ہو گا، اگر صحت کے ساتھ ثابت ہو جائے۔

(تفسیر روح المعانی، جلد 01، صفحہ 369، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

الجواب صحیح

مفتی محمد قاسم عطاری

کتبــــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

عبدالرب شاکر عطاری المدنی

15 شوال المکرم 1447ھ/04 اپریل 2026ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.fatwaqa.com کے ذریعے کی جاسکتی ہے